چند آیات اور چند احادیث

سَأَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (اعراف - ۱۷)

ترجمہ: میں اپنی آیات سے اُن لوگوں کو پھیر دونگا (یعنی اُن کے دل کی آنکھوں کو اپنی نشانیوں کے لیے اندھا کر دونگا) جو زمین میں بغیر کسی حق کے تکبّر کرتے ہیں (یعنی اپنی کبریائی کا جھنڈا بلند کرتے پھرتے ہیں) اور کوئی نشانی دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے - ان کا حال یہ ہے کہ جو راستی کا طریقہ نظر آتا ہے اُس پر تو چلنا قبول نہیں کرتے اور جو بدراہی و کجروی کا طریقہ نظر آتا ہے اس پہ چل پڑتے ہیں - یہ اس لیے کہ انہوں نے ہمارے احکام اور ہماری ہدایات کو جھٹلایا اور اُن سے تغافل اختیار کیا - اور جو لوگ ہمارے احکام کو جھٹلاتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں اُن کی وہ ساری کارگزاریاں جو وہ دنیا کی زندگی میں کرتے ہیں بے نتیجہ ہو کر رہ جاتی ہیں - کیا وہ اپنی کرنی کے خلاف کچھ اور پھل پا سکتے ہیں؟

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ (ہود - ۵)

ترجمہ: یہ تمہارے سامنے عاد کی مثال موجود ہے - انہوں نے اپنے رب کی آیات (احکام و ہدایات) کو ماننے سے انکار کیا - اُس کے رسولوں کی تعلیم سے منہ موڑا - اور ہر جبّار

دشمن حق کی پیروی کی۔ (نتیجہ کیا ہوا؟) اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے پڑی اور قیامت کے روز بھی وہ لعنت ہی میں مبتلا ہونگے۔ سنو! عاد نے اپنے رب کی نافرمانی کی تھی۔ پھر سنو! ہودؑ پیغمبر کی قوم، عاد، دُور پھینک دی گئی۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِى الْاَوْتَادِ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِى الْبِلَادِ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (الفجر)

ترجمہ: تونے دیکھا نہیں کہ تیرے رب نے کیا کیا عادِ اِرَم کے ساتھ جو بڑے ستونوں والے تھے اور اپنے زمانے کی قوموں میں کوئی اُن کی ٹکر کا نہ تھا، اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی القریٰ میں پہاڑ تراش کر عمارتیں بنائی تھیں، اور فرعون کے ساتھ جو بڑے لاؤلشکر والا تھا؛ انہوں نے دنیا کے ممالک میں سرکشی کا طوفان برپا کیا اور بہت فساد پھیلایا۔ آخر تیرے رب نے عذاب کا کوڑا اُن پر چٹکا دیا۔ خوب جان لے کہ تیرا رب قوموں کے اعمال پر ہر وقت نظر رکھتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ۔ (الرعد-۳)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد پھر توڑ دیتے ہیں اور کاٹتے ہیں اس کو جو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کے لیے لعنت ہے اور اُن کے لیے بُرا ٹھکانا ہے۔

تشریح: "اللہ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد" یہ قرآن کا مخصوص طرزِ بیان ہے۔ اس سے مراد ایک تو وہ فطری اور ازلی عہد ہے جو انسان نے خدا سے کیا تھا کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرے گا۔ دوسرے اس سے مراد وہ عہد و پیمان اور وعدے بھی ہیں جو ایک انسان دوسرے

انسان سے یا ایک قوم دوسری قوم سے کرے۔

" کاٹتے ہیں اُس کو جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے " اس سے مراد وہ تمام انسانی روابط اور تمدنی تعلقات ہیں جن کو راستبازی اور دیانت کے ساتھ قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ کی تمام شریعتیں ابتداء سے حکم دیتی چلی آئی ہیں۔ مفسد اشخاص اور گروہ انہی روابط اور علائق کو کاٹتے اور خراب کرتے ہیں، اور اسی وجہ سے زمین میں فساد برپا ہوتا ہے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (آل عمران-۱۹)

ترجمہ: جو لوگ اپنے کرتوتوں پر فرحاں و شاداں ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف و توصیف ایسے نیک کاموں کے لیے ہو جو فی الواقع انہوں نے کیے ہی نہیں (یعنی جو بدکار اور ظالم ہونے کے باوجود چاہتے ہیں کہ نیکوکار اور عادل سمجھے جائیں اور اس حیثیت سے اُن کی تعریف کی جائے) اُن کو سزا سے محفوظ نہ سمجھو۔ ان کے لیے دردناک سزا ہے۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ (ہود-۱۰)

ترجمہ:- تم سے پہلے جو قومیں گزری ہیں اُن میں کیوں نہ ایسے نیک لوگ ہوئے جو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے؟ ایسے لوگ نکلے بھی تو تھوڑے (جو حالات کے بگاڑ کو درست کرنے کے لیے کافی نہ تھے) اور اُن کو ہم نے نجات دے دی۔ باقی تمام لوگ اُن دنیاوی لذتوں کے بندے بنے رہے جو ان کو دی گئی تھیں اور وہ ظالم و نافرمان اور مجرم تھے۔ (اسی لیے وہ قومیں تباہ ہوئیں) اور تیرا رب ایسا ظالم نہیں ہے کہ جن بستیوں کے لوگ نیکوکار

ہوں اُن کو خواہ مخواہ تباہ و برباد کر دے

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ، ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۔ (یونس-۲)

ترجمہ :- تم سے پہلے کی قوموں کو ہم نے اس وقت تباہ کیا جبکہ انہوں نے ظلم (سرکشی و نافرمانی) اختیار کی - اللہ کے رسول ان کے پاس کھلی ہوئی ہدائتیں لے کر آئے مگر انہوں نے رسولوں کی تعلیمات کو قبول نہ کیا - (لہٰذا وہ تباہ کر دیے گئے) اور ہم مجرم قوموں کو یونہی سزا دیا کرتے ہیں - پھر ہم نے ان کے بعد تم کو زمین میں ان کا جانشین بنایا تاکہ دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو (یعنی وہی حرکتیں تم کرو گے تو وہی انجام تمہارا بھی ہو گا)

وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ (الشعراء)

ترجمہ : اُن حد سے تجاوز کر جانے والے لوگوں کی اطاعت نہ کرو جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے -

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (الکہف -۴)

ترجمہ :- اُس کی اطاعت نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور جو اپنے نفس کی خواہشات کا پیرو ہے اور جس کے کام میں افراط و تفریط ہے -

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ - (مائدہ -۱)

ترجمہ : نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ساتھ دو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں کسی کا

ساتھ نہ دو اور اللہ سے ڈرو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبہ ۱۱۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا ہے اس معاوضہ میں کہ ان کے لیے جنت ہے۔ لہٰذا وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور لڑائی میں جان دیتے بھی ہیں اور لیتے بھی ہیں۔ یہ وعدہ (کہ ایسے مومنوں کو جنت دی جائے گی) اللہ کے ذمہ پکا ہو چکا ہے تورات میں بھی اور انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی، اور اللہ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو۔ لہٰذا تم خوش ہو جاؤ اپنی اس بیع کے معاملے پر جو تم نے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

تشریح: بیع کا مفہوم ہر شخص جانتا ہے کہ اس سے مراد کسی چیز کے معاوضہ میں اپنی ملکیت کو دوسرے کی طرف منتقل کرنا ہے۔ جب آپ نے معاوضہ کو قبول کر کے بیع کا معاملہ پختہ کر لیا تو فروخت کردہ چیز کے مالک آپ نہیں رہے۔ اب اس چیز کو نہ تو آپ کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کرنے کے مجاز ہیں اور نہ خود اس میں حسب منشا تصرف کرنے یا اس کو ضائع کر دینے کا حق آپ کو پہنچتا ہے۔ اگر خریدار نے بیع کا معاملہ ہو جانے کے بعد بھی وہ چیز آپ کے پاس رہنے دی ہے تو وہ اس کی امانت ہے۔ مالک وہ ہے اور آپ امین ہیں۔ لہٰذا اس کی ملکیت میں آپ کو اسی کی منشا کے مطابق تصرف کرنا چاہیے۔ جہاں وہ اس کی حفاظت کا حکم دے وہاں اس کی حفاظت کرنی چاہیے، اور جہاں وہ اسے خرچ کرنے یا قربان کر دینے کا حکم دے وہاں بلا تامل اس کا حکم بجا لانا چاہیے، کیونکہ وہ مالک ہے۔ اگر آپ نے چیز کو فروخت کر دینے کے بعد بھی اسے اپنی ملک سمجھا اور خود اپنی مرضی کے مطابق اس میں تصرف کیا، یا اسے کسی اور کے ہاتھ بیچ دیا، یا مالک کی منشا کو پورا کرنے سے انکار کیا تو یہ خیانت ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے بیع کے معاملہ کو توڑ دیا۔ اس کے بعد نہ صرف یہ کہ آپ

وہ معاوضہ پانے کے مستحق نہیں رہتے جس کا تمسک خریدار نے آپ کو لکھ کر دیا ہے، بلکہ اس کے سزاوار ہو جاتے ہیں کہ آپ پر خیانت و بدعہدی کا مقدمہ چلایا جائے۔

یہ آیت مسلمان اور خدا کے تعلق کی اصولی نوعیت اس طرح واضح کر دیتی ہے کہ اس سے زیادہ وضاحت ممکن نہیں۔ اس کی رو سے ایمان ایک معاہدہ ہے خدا اور بندے کے درمیان۔ ایمان لاتے ہی بندہ اپنے آپ کو اور اپنی ہر چیز کو خدا کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے جس کی رقم بعد کو ادا ہونے والی ہے۔ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کے معنی دراصل اس بیع نامہ پر دستخط کرنے کے ہیں۔ اس کے بعد مومن کے لیے لازم ہو جاتا ہے کہ اپنی جان اور مال میں صرف خدا کی مرضی اور اس کے قانون کے مطابق تصرف کرے اور ہر وقت یہ سمجھے کہ میں ان چیزوں کا مالک نہیں ہوں بلکہ مالک کا امین ہوں۔ جو شخص مرتے دم تک اس بیع کے معاہدہ پر قائم رہا اور اس امانت کی ذمہ داری کو خوب سمجھ کر ادا کرتا رہا وہ اُس معاوضہ کے پانے کا حق دار ہے جس کا تمسک خدا نے توراۃ اور انجیل اور قرآن میں لکھ دیا ہے۔ اور جس نے بیع نامہ پر دستخط کرنے کے بعد بھی اپنے آپ کو اپنے نفس و جسم و مال کا مالک سمجھا اور اس میں خدا کی مرضی کے بجائے اپنی مرضی کے مطابق جیسا چاہا تصرف کیا اور اس کو جس کے ہاتھ چاہا فروخت کر دیا تو درحقیقت اس نے خدا سے اپنا معاہدہ توڑ دیا، خواہ وہ زبان سے کتنی ہی مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہے، اور اسلام پر کتنی ہی فلسفیانہ تقریریں کیا کرے اور اسلام کے غم میں گھُل گھُل کر کتنا ہی موٹا ہوتا رہے۔

والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ (الحدیث)

ترجمہ:۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اُس قانون اور اس ہدایت کی تابع نہ ہو جائیں جسے میں لے کر آیا ہوں۔

عن معاذ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا طاعۃ لمن لم یطع اللہ (مسند احمد)

ترجمہ:۔ حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کا مطیع نہ ہو وہ اس کا حق دار نہیں کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

وفی روایۃ لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ (مسند احمد)

ترجمہ: ایک دوسری روایت میں حضورؐ کا یہ ارشاد آیا ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی فرمانبرداری نہ کرنی چاہیے۔

عن عبداللہ ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فاذا اُمِرَ بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ (بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد مسلمان کو اپنے امیر کا حکم سننا اور ماننا چاہیے (خواہ وہ حکم اسے پسند ہو یا ناپسند) جب تک کہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔ اور جب معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ ماننا۔

تفہیم القرآن جلد اوّل ـــــــ طبع دوم

بعد نظر ثانی مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی شائع ہو چکی ہے۔ جس میں ترامیم و اضافہ کے علاوہ تصحیح اغلاط اور فہرست موضوعات ترتیب نو سے شامل کی گئی ہے۔ حسب ذیل جلدیں موجود ہیں:

- قسم اول مع بکس ۲۰/۱۲/۰ خصوصی ۲۲/۱۲/۰ • قسم دوم مع بکس ۱۸/۴/۱ ۔ خصوصی ۲۰/۱۲/-
- قسم سوم بغیر بکس ۱۱/۰/۰، ۱۱/۱۲/۰، ۱۲/۴/۰ • قسم سوم کے لیے الگ بکس ۴/۱/- فی

۲۶/۱۲/- اور ۲۸/۱۲/- والی مطلا جلدیں سامان نہ ملنے کے باعث فی الحال تیار نہیں ہو سکیں۔

طبع اوّل کی مندرجہ ذیل جلدیں نہایت عمدہ موجود ہیں

۲۰/۱۲/- ۲۲/۱۲/-، ۲۶/۱۲/- علاوہ محصول ڈاک وغیرہ ۱۲/۰

مارکیٹ میں جو میٹریل بھی اعلیٰ مل سکتا ہے زیادہ سے زیادہ داموں میں خرید لیا جاتا ہے۔ موجودہ تیار شدہ جلدوں کے ختم ہونے کے بعد جو جلدیں تیار ہونگی۔ ان میں اگر اضافہ کرنا پڑا تو اسے ہماری مجبوری پر محمول فرمائیں۔

فرمائش اس پتہ پر تحریر فرمائیں:۔ **مکتبۂ تعمیرِ انسانیت گوجر گلی موچی دروازہ لاہور**